
UTL AT DOWNSVIEW
D RANGE BAY SHLF POS ITEM C
39 12 06 08 02 014 6

# فتح الباب لعقائد



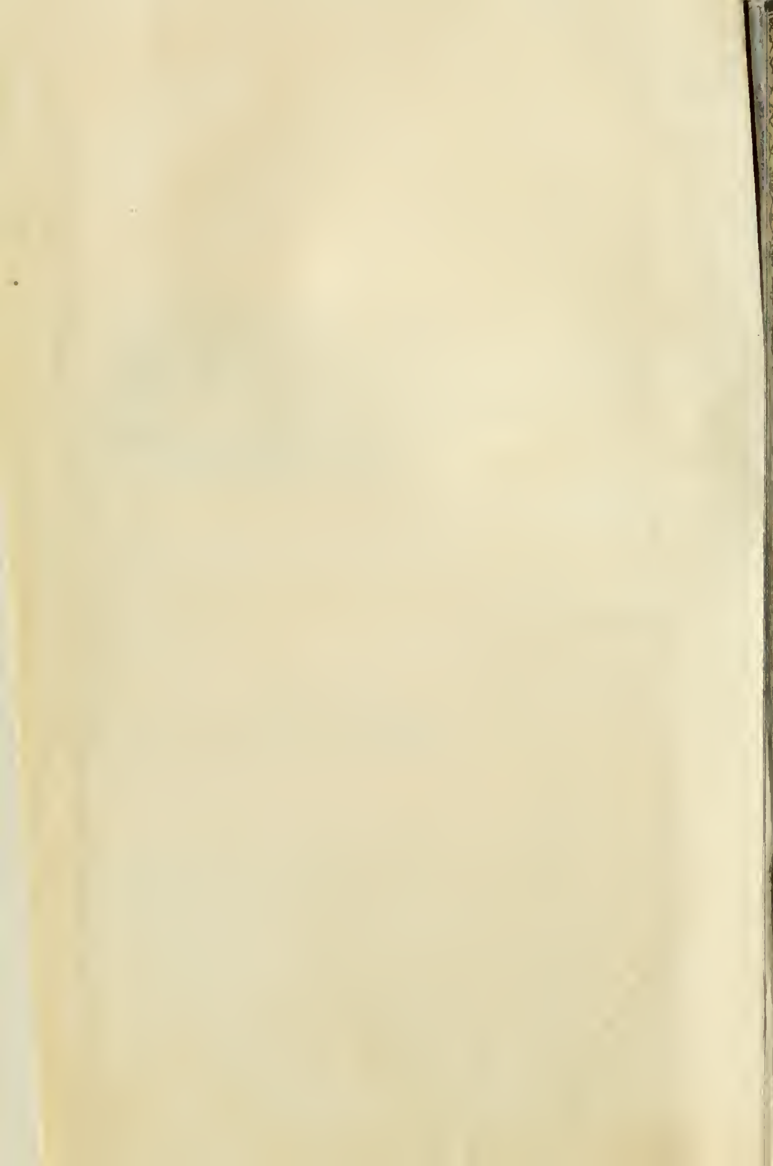
# أولي الألباب

طبع بمطبع مفيد عام الواقع

في بلدة آگره في

سنة ١٣٠٢ھ



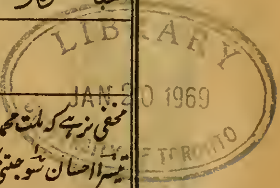




بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاحد الصمد الذی لم یلد و لم یولد و لم یکن لہ کفوا احد و الصلوۃ و السلام علی اول انبیائہ و خاتم رسلہ سیدنا المصطفی محمد و علی الہ و صحبہ صلوۃ و سلاما لا تقفان عند حد ؛

## مقدمہ





مخفی نہین ہے کہ ملت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ و التحیۃ کے تین رکن ہین ایک ایمان دوسرا اسلام تیسرا احسان سو جتنی کتابین عربی فارسی اُردو بیان عقائد مین آجتک لکھی گئی ہین وہ سب شرح ہین ایمان کی جتنی کتابین بیان احکام عبادات و معاملات مین تالیف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین اسلام کی جتنی کتابین بیان سلوک و تصوف مین تصنیف ہوئی ہین وہ سب شرح ہین احسان کی ان تینون قسم کی کتابین اس امت مرحومہ مین صدر اسلام سے لیکر اتبک بے گنتی تالیف ہو چکی ہین انمین جو کتابین علمار کاملین محدثین محسنین کی بنائی ہوئی ہین وہ تو

[illegible]

[illegible]

کرنیوالون کے ہون اور کسی نے تو یہہ بھی فرمایا ہے کہ مین بالاے عرش ہون تو اس معیت و علو مین کسیطرح کا تناقض و تعارض و تخالف و تبائن نہین ہے گو بادی نظر مین قاصرین کی انظار مین کسیطرح کا تعارض ظاہر کیون نہو مگر محصلین کے نزدیک ہر آیت اپنے موقع و محل پر آئی ہے ؛

## فصل

اصحاب حدیث کا ایک عقیدہ یہہ ہے کہ قرآن کریم خدا کا کلام و کتاب و وحی مستطاب و تنزیل جلیل ہے مخلوق نہین ہے جو اس کلام کو مخلوق کہتا ہے وہ کافر ہے مخلوق ہونے کے یہہ معنی ہین کہ معنی اس کتاب کے طرف سے اللہ کے ہین، لفظ اس کتاب کی طرف سے رسول اللہ کے ہین تو یہہ عقیدہ معتزلہ کا تہا اہل سنت کا عقیدہ یہہ ہے کہ یہہ وہی کلام ہے جسکو جبریل علیہ السلام طرف سے اللہ تعالے کے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لائے ہین یہہ کلام قرآن عربی زبان ہے بے علمون کی تعلیم کے لئے آیا ہے جاہلونکو ڈرانا خوشخبری سنانا ہے **قال تعالےٰ** انہ لتنزیل رب العالمین نزل بہ الروح الامین علی قلبک لتکون من المنذرین بلسان عربی مبین یہہ وہی کلام خدا ہے جسکو رسول خدا نے امت کو پہونچایا ہے اللہ نے فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک حدیث مین آیا ہے امنعونی ان ابلغ کلام ربی یہہ کلام سینون مین محفوظ ہے بل ہو ایات بینات فی صدور الذین اوتوا العلم زبانون پر پڑہا جاتا ہے فاذا قرأناہ فاتبع قرانہ مصحفون مین لکہا ہوا ہے وکتاب مسطور فی رق منشور **وقال** انہ لقران کریم فی کتاب مکنون حدیث مین آیا ہے نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان یسافر بالقران الی ارض العدو عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا حتی انظر فی کلام اللہ عکرمہ مصحف کو ہاتہہ مین لیکر کہتے ہذا کلام ربی کانون سے سنا گیا ہے یعنی انہین الفاظ و حروف و اصوات کے ساتہہ حتی یسمع کلام اللہ اشعریہ اسی کے قائل ہین ماتریدی کا یہہ قول کہ معنی اس آیت کے یہہ ہین کہ حتی یسمع ما یدل علیہ خلاف ظاہر قرآن ہے انکے نزدیک

من احد الا یکلمه الله یوم القیامة یہہ حدیثین سنن صحاح کی ہین ف اللہ تعالے کی آٹہہ
صفتین ہین علم و قدرت وحیاۃ وسمع وبصر وارادہ وتکوین وکلام سو یہہ صفت کلام کی ایک
صفت ازلی سرمدی ہے اہل کلام نے اگرچہ بشدومد تمام اسبات کا انکار کیا ہے کہ اللہ کا کلام
جنس حروف واصوات سے ہو لیکن اصحاب حدیث نے واسطے کلام اللہ کے اثبات حرف وصوت کا
بہی کیا ہے اور کسطرح یہہ اوسکا اثبات نکرتے جبکہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنپر
یہہ کلام پاک اوترا ہے ذکر حرف وصوت کا فرمایا ہے حدیث ابن مسعود مین مرفوعاً آیا ہے جسنے
پڑہا ایک حرف کتاب اللہ عز وجل کا اوسکے لئے دس نیکیان ہین اسکو ترمذی نے صحیح کہا ہے
دوسری روایت مین یون آیا ہے مین نہین کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف اور
لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے ام سلمہ کا لفظ یہہ ہے کہ قرارت رسول خدا صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کی حرفا بحرف کہلی ہوئی ہوتی تہی رواہ ابو داؤد والنسائی والترمذی وصححہ
اسطرح کی اور بہت حدیثین ہین جنمین ذکر حروف کا آیا ہے رہی صوت یعنی آواز سو حدیث
طویل عبد اللہ بن انس مین بذیل بیان حشر مرفوعاً یون آیا ہے کہ پکاریگا اللہ اونکو ایسی
آواز سے جسکو دور والا ویسا ہی سنے گا جیسا نزدیک والا اسکو امام احمد نے روایت کیا ہے
بخاری اس حدیث کو بطریق گواہی کے لائے ہین ابن مسعود کا لفظ یہہ ہے کہ جب کلام کرتا ہے
اللہ ساتہہ وحی کے تو سنتے ہین آواز اوسکی آسمان والے جیسے کوئی زنجیر کسی چکنے پتہر پر سرکتی
ہے اوسوقت وہ سب سجدہ مین گر پڑتے ہین اسکے سوا خود کلام مجید مین اطلاق لفظ قول
وکلمات کا قرآن شریف پر آیا ہے اور ظاہر ہے کہ کلمہ وکلام حروف سے مرکب ہوتا ہے اور وقت
تلفظ کے اوسمین آواز موجود ہوتی ہے تفتازانی کا یہہ اعتراض اس عقیدہ پر کہ یہہ حنبلیونکی
بالکل نا انصافی ہے کہ وہ قائل ہین حرف وصوت کے بالکل لغو ہے کیا یہہ بات اہل حدیث نے
اپنے جی سے گڑہی ہے کہ لائق قبول کے نہین ٹہیرتی حالانکہ دلیل اس دعوی کی ویسی ہی
قوی وصحیح ہے جسطرح دلیل نفس ثبوت کلام اللہ کی قوی وصحیح ہے پہر ایک دلیل کا ماننا دوسری

موسیٰ علیہ السلام نے نفس کلام نہین سُنا بلکہ ایک آواز سنی جو کلام پر دلالت کرتی تہی لاحول
ولاقوۃ الا باللہ بہرحال کسیطرح سے کوئی قاری اوسکو کیون نہ پڑہے یا حافظ حفظ نکرے
یا لافظ متلفظ نہو یا تالی کسی جگہہ اوسکی تلاوت کیون نکرے خواہ لڑکون کی تختیون پر لکہا جاوے
یا گہرون کی در و دیوار پر بے شک و شبہہ وہی کلام خدا ہے ہرگز مخلوق نہین خلق کلام کا اعتقاد
کرنا کفر صریح ہے یہی مذہب ہے اکابر اہلسنت وجماعت کا جیسے ابن خزیمہ ابوبکر اسمعیلی ابن مہدی
طبری وغیرہم امام جماعۂ اہلسنت احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کی بڑی دہکڑ اسی مسئلے پر ہوئی تہی اگر یہہ
ثابت قدم نرہتے تو مذہب اہلسنت کا دنیا سے جا چکا تہا مگر اللہ تعالےٰ نے یہہ مرتبہ انہین کے لئے
گویا رکہہ چہوڑا تہا کہ اوس ہنگامے مین وہ نصرت حق کی جسکا پایان نہین جزاہ اللہ عنا
خیراً اتنی قبولیت کا یہہ اثر تہا کہ انکے جنازۂ مبارک پر آٹہہ لاکہہ آدمی بے طلب جمع ہوئے
تہے وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء یہہ عزت دنیا مین کسی بادشاہ وقت کو بہی حاصل
نہوئی بغداد مین وہ کون بشر تہا جسنے یہہ سعادت حضوری حاصل نکی یا بعد انکے جو ہجوم جنازۂ
شیخ الاسلام ابن تیمیہ پر ہوا تہا پہر وہ کسی دوسرے عالم کے جنازہ پر نہوا انپر بہی کئی لاکہہ آدمی
جمع ہوگئے تہے واللہ یختص برحمتہ من یشاء امام احمد نے فرمایا ہے جو کوئی یہہ کہتا ہے کہ
لفظی بالقران مخلوق وہ جہمی ہے جو کہتا ہے غیر مخلوق وہ بدعتی ہے طبری نے کہا یہی
بات حق ہے اسمین کفایت وقناعت ہے یعنی یہہ الفاظ قرآن جو ہمارے تمہارے مونہہ وزبان
سے نکلتے ہین مخلوق نہین ہین بلکہ بعینہ وہی کلمات وعبارات ہین جو خدا نے نازل کئے ہین سو
اسمین یہہ بحث کرنا کہ مخلوق ہین یا نہین خلاف طریقۂ سنت بے شرے سے یہہ خوض ہی کرنا نچاہئے
لفظ ومعنی قرآن کے سب طرف سے خدا کے ہین یہہ کلام ایک صفت ہے منافی سکوت وآفت کی
اس کلام مین خدا نے امر ونہی کی ہے احوال گزشتہ وحال واستقبال سے اطلاع بخشی ہے ساری
کتب آسمانی اسی صفت کلام کی تفصیل ہین اس کلام کا ثبوت خود کلام اللہ سے ہے وکلم اللہ
موسیٰ تکلیما حدیث مین آیا ہے کلم اباک کفاحا دوسری حدیث مین یون ہے ما منکم

مرفوع یہہ ہے وھو حی لا یموت بیدہ الخیر رواہ البیہقی انس کی حدیث مین مرفوعاً
یون آیا ہے یا حی یا قیوم برحمتک استغیث اس دعا کو بعض اہل علم نے اسم اعظم بہی کہا ہے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت نزول کرب کے اسکو کہتے تہے دوسری صفت خدا کی
علم ہے لا یحیطون بشیٔ من علمہ الا بما شاء وقال انزلہ بعلمہ وقال الیہ یرد
علم الساعۃ وقال وسع کل شیٔ علما وقال انما العلم عند اللہ موسیٰ علیہ السلام
نے جب کہا کہ مین بڑا عالم ہون تو اللہ نے انپر عتاب کیا کہ علم کو طرف خدا کے کیسلئے نہ پہیرا اسکو بخاری
نے ابی بن کعب سے مرفوعاً روایت کیا ہے حدیث استخارہ مین آیا ہے انی استخیرک بعلمک رواہ
البخاری عن جابر عمار بن یاسر کا لفظ مرفوع یہہ ہے اللھم بعلمک الغیب وقدرتک علی الخلق
اخرجہ البیہقی تیسری صفت خدا کی قدرت ہے قال تعالےٰ ھو القادر وقال
بلی قادرین علی ان نسوی بنانہ حدیث عثمان مین مرفوعاً آیا ہے اعوذ باللہ وقدرتہ
رواہ مسلم ابو ذر کا لفظ مرفوع یہہ ہے ومن علم انی ذو قدرۃ فاستغفرنی غفرت لہ
بقدرتی رواہ البیہقی قدرت کو کسی جگہہ بلفظ قوت بہی ذکر کیا ہے جیسے ھو اشد منھم قوۃ
وھو الرزاق ذو القوۃ المتین حدیث سجدہ مین آیا ہے شق سمعہ وبصرہ بحولہ و
قوتہ چوتہی صفت خدا کی عزت ہے وھو العزیز الحکیم وکان اللہ قویا عزیزا وقال
ان العزۃ للہ جمیعا وقال سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون حدیث ابی ہریرہ
مین آیا ہے وعزتک لا اسالک غیرھا رواہ البخاری ابن عباس کا لفظ مرفوعاً یہہ ہے
اعوذ بعزتک اخرجہ البخاری عثمان کا لفظ یون ہے اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ رواہ
البیہقی حدیث ابی سعید مین مرفوعاً یہہ لفظ آیا ہے العز ازاری والکبریاء ردائی پانچوین
صفت جلال ومجد وجبروت وکبریا وعظمت ہے یہہ الفاظ جو معنی مین قریب یکدیگر ہین قرآن و
حدیث مین بہت جگہہ آئے ہین جیسے ذو الجلال والاکرام ولہ الکبریاء فی السموات والارض
انس کا لفظ مرفوع یہہ ہے وعزتی وجلالی وعظمتی رواہ البخاری عوف کی حدیث مرفوع

ہین ہے سبحان ذی الجبروت والملکوت ابن عباس نے مرفوعاً کہا ہے اہل الثناء
والمجد رواہ مسلم چھٹی صفت خدا کی مشیت وارادہ ہے دونون کے ایک ہی معنی ہین وما
تشاؤن الا ان یشاء اللہ ولکن اللہ یهدی من یشاء ویزید فی الخلق ما یشاء
فعال لما یرید ابن عباس کہتے ہین ایک اعرابی کی عیادت مین آپنے یون فرمایا لا باس علیک
طهور ان شاء اللہ وقال ولکن اللہ یفعل ما یرید وقال یحکم ما یرید وقال
یرید اللہ لیبین لکم وقال یرید ان یتوب علیکم ابو سعید کا لفظ مرفوع یہ ہے اذا
اراد اللہ تعالے خلق شیئ لم یمنعه شیئ رواہ مسلم معاویہ کی حدیث مرفوع یہ ہے
من یرد اللہ به خیرا یفقهه فی الدین رواہ الشیخان ساتوین صفت خدا کی سمع ہے
قال تعالے هو السمیع البصیر هو السمیع العلیم ان اللہ سمیع بصیر واللہ یسمع
تحاورکما اننی معکما اسمع وارى انا نسمع سرهم ونجواهم حدیث ابی موسی مین مرفوعاً
آیا ہے تدعون سمیعا بصیرا رواہ البخاری عائشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے ان اللہ قد
سمع قول قومک رواہ الشیخان آٹھوین صفت خدا کی بصر ورویت ہے آیات مذکورہ دلیل
ہین اس صفت کی فسیری اللہ عملکم الم یعلم بان اللہ یری علاوہ ان صفات کے
بعض آیات واکثر احادیث مین اطلاق لفظ ذات نفس شخص مرء صورت وجہ عین ید
یمین کف حثیات اصابع ساعد ذراع صدر ساق قدم رجل جنب کا آیا ہے رحم
ظل اللہ استوار فوق من فی السماء رفع عروج صعود معیت مرصاد دنو قرب اتیان
اللہ نزول ہرولہ وطار وح نفس تقدیر نفس کو بیان فرمایا ہے اللہ کا سامنے مصلی کے
ہونا ذکر کیا ہے ضحک عجب فرح تبشبش نظر غیرت ملال استحیار استهزار خدیعت مکر
فراغ تردد فضل رحمت محبت رضا سخط غضب عداوت ولایت اختیار صبر اعادہ
خلق محاضرہ مصافحہ اطلاع اشراف عندیت تقلیب قلوب سبق کلمہ شفاعت بالاذن کا
بیان فرمایا ہے دلیلین ان صفات کی قرآن وحدیث مین موجود ہین کتاب الجوائز والصلات

احادیث نزول کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے پہر یہ کہا کہ اخبار نزول کو علماء حجاز و عراق نے اپنی سند سے ثابت کیا ہے ابن خزیمہ نے کہا ہے فنشهد شهادة مقر بلسانه مصدق بقلبه مستيقن بما فی هذه الاخبار من ذکر النزول من غير ان نصف الكيفية لان نبينا صلی الله عليه وآله وسلم لم يصف لنا كيفية نزول خالقنا الى السماء الدنيا واعلمنا انه ينزل ام سلمہ نے دن عرفہ کے کہا کہ آج وہ دن ہے کہ اللہ تعالے آسمان دنیا پر نزول کریگا اسیطرح شب نصف شعبان مین ذکر نزول رب کا آسمان دنیا پر آیا ہے صابونی کہتے ہین جب احادیث نزول ثابت ہوگئین تو اہل سنت نے ان حدیثون کو قبول کیا قائل نزول ہوئے بدون تشبیہ کے انکا اعتقاد یہہ ہے کہ کوئی صفت بہی خدا کی مشابہ صفات مخلوق کے نہین ہے جسطرح کہ ذات اوسکی کسی مخلوق کی ذات سے مشابہ نہین ہے انتہے غرضکہ اللہ تعالے گو بالاے عرش سے فرش آسمان دنیا پر آوے اللہ ہی ہے بندہ فرش زمین سے اگرچہ بالاے ہفت آسمان تک پہونچے پہر بندہ ہی ہے جسطرح کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تہی ه

| | الرب رب وان تنزل | | والعبد عبد وان ترقی | |
|---|---|---|---|---|

ف نسفی نے جو یہہ کہا ہے کہ محدث عالم کا اللہ واحد قدیم حی قادر علیم سمیع بصیر شائی مرید ہے یہہ ٹہیک کہا ہے قرآن وحدیث سے اسیطرح ثابت ہوا ہے اسکے بعد جو یہہ لکہا ہے کہ اللہ نہ عرض ہے نہ جسم نہ جوہر نہ مصور نہ محدود نہ معدود نہ متبعض نہ متجزی نہ متناہی نہ موصوف بماہیت نہ موصوف بہ کیفیت نہ وہ متمکن کسی جگہہ مین ہے نہ اوسپر کوئی زمانہ جاری ہو سکتا ہے سو یہہ لکہنا اونکا ماخوذ ہے الفاظ وعبارات فلاسفہ حمقا رسے گو معنی ان الفاظ کے صحیح ہی کیون نہون مبانی ومعانی حدیث وقرآن کریم کیا کافی مقصود شافی مراد وافی مطلوب نہین ہین جو اہل اسلام ان الفاظ وحشیانہ کو اختیار کرین بلکہ جو تفصیل صفات آلہی کی کتاب وسنت مین آئی ہے یہہ سارے الفاظ اوسکے ادا مین قاصر ہین کہان اللہ ورسول کا کلام معجز نظام کہان حکماء یونان فلاسفہ نافرجام کا کلام ضلالت التیام ملت اسلام مین جو لوگ ایمہ علم کلام تہے انہین

پہچانین جسطرح کہ اوسکو افلاطون ارسطو بوعلی سینا ابن سبعین وغیرہم نے پہچانا ہے تو اسکی ہمکو
کیا ضرورت ہے ہم نہ ان لوگون کے بندے ہین نہ انکی امت ہین ہمکو تو ارشاد آلہی ہدایت رسالت
پناہی کافی وافی شافی ہے قل اللہ ثم ذرہم فی خوضہم یلعبون یہ بچارے حکما رکیا اور
انکی عقل کیا ما للتراب ورب الارباب ف شرح حسن العقیدہ مین لکہا ہے اللہ تعالے اپنی
ذات وصفات مین کسی چیز کا محتاج نہین ہے نہ کوئی اوسپر حاکم ہے وہی سبکا حاکم ہے کوئی چیز اوپر
غیر کے واجب کرنے سے واجب نہین ہوتی ہے ہان کبھی وہ وعدہ کرتا ہے پہر اوس وعدہ کو وفا فرماتا
ہے یہہ ایفا اوسنے خود اپنے اوپر واجب کیا ہے سارے کام اوسکے متضمن حکمت ہین حکیم اوسکا نام
ہے افحسبتم انما خلقناکم عبثا مصلحت کلیہ ہر امر کی اوسیکو معلوم ہے نہ کسی دوسرے کو اوسکی ذات
پاک پر نہ کوئی لطف جزئی خاص واجب ہے نہ اصلح خاص ورنہ کسی کافر فقیر معذب فی الدارین
کو پیدا نکرتا کیونکہ اوسکے لئے عدم وجود سے زیادہ صالح تر ہے اللہ سے کوئی امر قبیح نہین ہوتا ہی
بلکہ جو کچہ اوسنے پیدا کیا ہے وہ سب حسن ہے حدیث مین آیا ہے الخیر کلہ بیدیک والشر لیس
الیک اوسکے فعل وحکم مین جور وظلم نہین ہوسکتا ہر خلق وامر مین رعایت حکمت کی فرماتا ہے یہہ
کام اوسکا اسلئے نہین ہے کہ وہ اپنی ذات وصفات کو کامل کرنا چاہتا ہے یا اوسکی طرف
حاجت وغرض لگی ہوئی ہے کہ یہہ دلیل ہے ضعف وقبح کی بلکہ اوسمین مصالح عباد و بلاد و
مخلوقات کے بحسب مشیت مراد ہین سوائے خدا کے کوئی حاکم نہین ہے عقل کیا چیز ہے جس سے
کسی چیز کا حسن وقبح معلوم ہوسکے یا وہ ثواب وعقاب کا حکم لگا سکے حسن وقبح ہر چیز کا خدا
کے حکم وقضا سے ہوتا ہے لوگون کو جو تکلیف دی ہے کبہی مصلحت اوسکی اتفاقاً کسی کی عقل مین آجاتی
ہے مناسبت ثواب وعقاب کی دریافت ہوجاتی ہے کبہی وہ مصلحت اخبار رسول خدا صلی اللہ علیہ
والہ وسلم سے معلوم ہوجاتی ہے کبہی بالکل معلوم نہین ہوتی ساری صفتین خدا کی ذات مین ایک ہی
ہین تکرر وتعدد کو اونمین دخل نہین ہے بحسب تعلق وتجدد کے انتہا نہین رکہتین بلکہ خود یہہ تعلق
بہی متعدد نہین ہے تعدد جو ہے متعلق بفتح لام مین ہے احکام تعلق کا ظہور جو متفاوت ہوتا ہے

یہ سمجہا ہے کہ اسم عین مسمی ہوتا ہے سو یہہ بات نہین ہے بلکہ مراد اسجگہہ تسمیہ ہے سچ پوچہو تو اس
مسئلہ مین غور کرنے ہی کی کچہہ ضرورت نہین ہے سلف نے اسمین خوض نہین کیا ہے یہہ بلا علم کلام
سے خلف مین آ لگی ہے خوبی اسلام کی یہہ ہے کہ مسلمان لایعنی کام سے بچے سو وہ تو نہوا کنا نخوض
مع الخائضین پر عمل کیا اللہ تعالے نے قرون ثلثہ مشہود لہا بالخیر کو اس آفت سے عافیت مین
رکہا تہا جب متکلم و فقہا و صوفیہ آئے یہہ خرافات لائے اسکو علم سمجہا یہہ نہ سمجہے کہ حدیث مین آیا
ہے ان من العلم لجہلاً ف رہی یہہ بات کہ قسم کہانا ان ناموں کے ساتہہ چاہیئے یا نہین
سو فتح الباری مین لکہا ہے کہ جو نام خدا کا قرآن یا حدیث مین ثابت ہوا ہے اوس سے حلف
منعقد ہو جاتا ہے شوکانی کا لفظ مختصر مین یہہ ہے کہ الحلف انما یکون باسم اللہ او
صفتہ لہ و یحرم بغیر ذلک انتہے اسم سے مراد تو وہ نام ہین صفت سے یہہ مراد ہے
کہ مثلاً یون کہے ورب الکعبۃ والذی نفسی بیدہ یا مقلب القلوب یا وعزتہ
غیر اللہ کی قسم کہانا پیغمبر ہو یا پیر یا بادشاہ ہو یا امیر قبر ہو یا اور کچہہ اسلئے حرام ٹہیرا ہے کہ حدیث
مین آیا ہے من حلف بغیر اللہ فقد کفر اسکو ترمذی نے حسن حاکم نے صحیح کہا ہے دوسری
روایت یون ہے فقد اشرک رواہ احمد تیسری روایت یہہ ہے فقد کفر و اشرک
حجۃ اللہ البالغہ مین لکہا ہے کہ بعض محدثین نے اس حدیث کو محمول تہدید و تغلیظ پر کیا ہے
لکن مین اسکا قائل نہین ہون میرے نزدیک مراد اس سے یمین منعقدہ و یمین غموس باسم غیر اللہ
ہے انتہے یعنی ایسی قسم کہانیوالا بالیقین کافر مشرک ہو جاتا ہے جاہلون مین کوئی شاہ مدار
کی قسم کہاتا ہے کوئی مسعود سالار کی کوئی کسی اور پیر فقیر ملا مشائخ کی کوئی اعضا جسم یار
کی سو یہہ سب قسمین کفر خالص شرک صرف ہین اگر تو بہ نصیب نہوئی تو ایمان کو گو یا اسلام کیا
اسلام کا تسمہ تک نہ چہوڑا ہان قسم شعرا کی کلام موزون مین اگر عفو ٹہیرے تو کچہہ بعید نہین
ہے اسلئے کہ وہ کسی مطلب کیواسطے نہین ہوتی کہ انعقاد اوس یمین کا سمجہا جاوے محض
انبساط خاطر کے لئے گپ شپ کرتے ہین گل و ریحان و نعل و دستار تک کی قسم کہاتے ہین

دوسری دلیل انکی لا تدرکه الابصار ہے یہ قصور انکی بصیرت وبصارت کا ہے کہ اس آیت
سے نفی رؤیت سمجھے ہین حالانکہ یہی آیت دلیل ثبوت رؤیت کی ہے اسلئے کہ اسمین نفی ادراک
کی فرمائی ہے نہ رؤیت کی اور ادراک اور چیز ہے رویت اور چیز بہت چیزین دیکھنے مین آتے ہین مگر
حقیقت انکی مدرک نہین ہوتی صابونی کہتے ہین اہل سنت گواہ ہین اسبات کے کہ اہل ایمان اپنے
رب کو آنکھون سے دیکھین گے اللہ کیطرف نظر کرینگے جسطرح کہ خبر صحیح مین رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے آیا ہے انکم ترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر یہ تشبیہ رؤیت کی
رویت سے ہے نہ تشبیہ مرئی کی مرئی سے انتہیٰ زہری نے کیا خوب بات مناسب اس مقام کی کہی
ہے علی اللہ البیان وعلی الرسول البلاغ وعلینا التسلیم بعض سلف نے کہا ہے قدم الاسلام
لا یثبت الا علی قنطرۃ التسلیم یہ رویت دو طرح پر ہو سکتی ہے ایک انکشاف تام بلیغ جو
تصدیق عقلی سے زیادہ تر ہو یہ انکشاف زائد ہے نرے علم پر جسطرح کوئی شخص چاند کو دیکھکر
آنکھین بند کر لیتا ہے اس حالت مین بھی بے شبہہ چاند اوسپر منکشف رہتا ہے چاند کی صورت
دل کی آنکھ مین برابر پھرتی ہے بلکہ یہ انکشاف نظر سے زیادہ تر ہوتا ہے اس دیکھنے کو گویا آنکھ
کا دیکھنا کہہ سکتے ہین لکن یہ رؤیت بدون مقابلہ وجہت ولون وشکل کے ہوتی ہے جسطرح رسول
خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے انی اراکم من وراء ظہری رواہ الشیخان یا جسطرح
کہ اللہ تعالے ہمکو دیکھتا ہے معتزلہ اسی طرح کے دیکھنے کے قائل ہین بعض اہل سنت بھی اسیطرف
مائل ہین سو یہ بات انکی غلط نہین ہے بلکہ خطا انکی فقط اتنی ہے کہ طریق رؤیت کو اسی ایک صورت
مین حصر کرتے ہین یا رؤیت کے صرف یہی ایک معنی بتاتے ہین حالانکہ کوئی دلیل اس بات پر موجود نہین
ہے دوسری شق یہ ہے کہ اللہ تعالے بصور کثیرہ متمثل ہو کر نظر آوے اون صور مین جو کہ لائق
جناب قدس باریتعالے ہین مماثلت مخلوق تصور اوہام سے الگ تھلگ ہین حدیث مین آیا ہے
ان اللہ یتجلی بصور کثیرۃ لاھل الموقف دوسری حدیث مین ہے ادخل علی ربی و
ہو علی کرسیہ تیسری حدیث مین ہے ان اللہ یکلم ابن آدم شفاھا محدثین باتمکین

یا انسان سے شرک صریح ہے خدا کے سوا وہ کون ہے جو مفلس کو آسودہ کرے بیمار کو شفا دے
حاجتمند کی مراد بر لائے مصیبت زدہ کی بلا ٹالے یا کسیکو اولاد بخشے مخلوق کو کہلائے پلائے سولائے
جگائے بٹہائے چلائے جدا کرے ملائے مارے یا جلائے وہ تمام جو ابواب مختلفہ مین داخل ہو سکتے
ہین یہہ ہین ذو العرش ذو الجلال والاکرام فرد ذو المعارج **ف** دیکہنا اللہ تعالیٰ کا
آنکہہ سے عقلاً جائز و نقلاً واجب ہے مسلمان قیامت کے دن خدا کو اپنی آنکہہ سے دیکہین گے
**قال تعالیٰ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ** حدیث ابی سعید خدری مین
آیا ہے کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کیا ہم اپنے رب کو دیکہین گے فرمایا
تمکو سورج کے دیکہنے مین جبکہ وہ صاف ستہرا ہو کچہہ دہوکا ہے کہا نہین فرمایا تمکو کچہہ شک ہے
دیکہنے مین چودہوین رات کے چاند مین جبکہ وہ صاف ہو کہا نہین فرمایا تم شک نکروگے دیکہنے
مین اپنے رب کے جسطرح شک نہین کرتے ہو تم دیکہنے مین سورج چاند کے الحدیث رواہ الشیخان
دوسری روایت مین یون آیا ہے بیشک قریب ہے کہ تم دیکہوگے اپنے رب کو جسطرح دیکہتے ہو تم
سورج کو تمکو کچہہ دہوکا نہوگا اوسکے دیکہنے مین ابن القیم نے نونیہ مین ایک فصل مستقل اثبات رویت
حق تعالیٰ مین لکہی ہے بعض اشعار اوسکے یہہ ہین **ع**

| | |
|---|---|
| ویرونہ سبحانہ من فوقہم | نظر العیان کما یری القمر ان |
| ھذا تواتر عن رسول اللہ لو | ینکرہ الا فاسد الایمان |

شیخ الاسلام نے بہی ایک کتاب مستقل اسی مسئلہ مین تالیف کی ہے دلیلین رویت کی حدیث مین
بہت موجود ہین سبکے ذکر کرنے مین کتاب بڑہتی ہے کتاب حادی الارواح مین بہی اس مسئلہ کو
بسط سے لکہا ہے مشہور یہہ ہے کہ معتزلہ و شیعہ منکر رویت ہین خوارج و بعض مرجیہ کا بہی یہی مذہب
ہے انکی دلیل لفظ لن ترانی ہے لن کو واسطے تائید نفی کے کہتے ہین سو یہہ دعوی انکا باطل ہے
محاورہ عرب سے ثبوت اس مدعا کا نہین ہوتا ہے نری انکی لن ترانی ہے سارے صحابہ و تابعین
و ایمہ اسلام کا اتفاق ہے رویت الٰہی پر منکر اوسکے یہی جہمیہ معطلہ باطنیہ رافضیہ ہین باقی خیر سلّا

اسی کے قائل ہین آس بنیاد پر اللہ کو سب مسلمان کی آنکہ سے دیکہین گے بدیہ یکہنا شکل ولون و
جہت وموجہ کے ساتہ ہوگا جسطرح خواب ہین اتفاق ہوتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے فرمایا ہے رایت ربی فی احسن صورۃ دوسری روایت ہین آیا ہے فی صورۃ شاب
غرضکہ دنیا ہین جو خواب ہین نظر آتا ہے وہ وہان بیداری ہین دکہلائی دیگا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی نے کہا ہے ہم ان دونون صورتون کے معتقد ہین اور اگر کوئی اور صورت مراد
خدا ورسول ہے تو اوسپر بہی ایمان لاتے ہین اگرچہ وہ صورت بعینہ ہکو معلوم نہوا انتہے رازی
نے کہا دیکہنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا کو خواب ہین بصورت مخصوص جائز ہے
انتہے معلوم ہوا کہ دنیا ہین کوئی خدا کو بچشم سر حالت بیداری ہین نہین دیکہہ سکتا ہان خواب ہین
اگر دیکہے تو ہوسکتا ہے امام احمد حنبل نے بارہا خواب ہین دیکہا بات چیت کی تہیہ پوچہا کہ اے رب
تیرا قرب کس عمل سے ہوسکتا ہے فرمایا تلاوت قرآن سے کہا سمجہ یا بے سمجہے فرمایا جسطرح ہو ابو منصور
ماتریدی کا انکار بابت رویت منام مخالف حدیث خیر الانام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہے حاصل
کلام یہہ ہے کہ دلیل سمعی رویت الہی کو دار آخرت ہین واجب بتاتی ہے قال تعالیٰ للذین
احسنوا الحسنیٰ وزیادۃ لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید مراد لفظ زیادہ ولفظ
مزید سے یہی رویت پروردگار ہے حدیث ابو سعید کو جو اس باب ہین آئی ہے اکیس صحابہ نے
روایت کیا ہے امت کا اجماع وقوع اس رویت پر ہو چکا ہے نسفی کا یہہ لکہنا کہ یہہ رویت نہ کسی
مکان ہین ہوگی نہ جہت ہین بلکہ بلا مقابلہ واتصال شعاع وثبوت مسافت درمیان رائے وخدا کے
ہوگی شق اول مذکور پر گو درست ہو مگر جبکہ یہہ قیود کسی حدیث مرفوع ہین نہین آئی ہین تو اونکا
ذکر کرنا ہی کیا ضرور ہے ظاہر حدیث پر ایمان لانا مراد کو سپرد صاحب مراد کرنا کفایت کرتا ہے یہہ سارا
بکہیڑا انکا اسلئیے ہے کہ تشبیہہ لازم نہ آوے سو ہکو تشبیہہ سے کیا غرض جیسا اللہ ویسی اوسکی رویت
وہ کسیطرح دکہائی دے تمثیل مخلوق سے الگ ہے یہہ رویت جنت ہین جانے سے پہلے بہی ہے
دونون جگہہ ہوگی کتاب وسنت واجماع صحابہ وائمہ اسلام واتفاق اہل حدیث کا اسی بات پر

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

| [illegible] | [illegible] |
| --- | --- |

[illegible]

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ان سب عبادات کا ایک ہی حکم ہے کیونکہ یہی چیزین اسلام کی بنیاد ہین
جس گہر کی ایک دیوار بہی گرجاتی ہے تو وہ گہر محفوظ نہین رہتا ہے اسیطرح جب ان ارکان اربعہ سے
ایک رکن کو بہی عمداً ترک کیا تو خانہ اسلام ویران ہوگیا صاحب خانہ کافر بنگیا اس تقریر سے یہہ
بات بہی سمجھی گئی کہ مثل تارک عمد صلوۃ تارک صوم وحج وزکوۃ بہی کافر ہے گو مرتکب کبیرہ کافر نہو
اوسکے لئے تو کبہی نہ کبہی امید مغفرت کی بہی ہے اگر اصل توحید واخلاص مرا ہے انکے تارک کے لئے
امید مغفرت کی بہی نہین ہے انکا حال وہی ہوگا جو کفار کا حال نار جہنم مین ہوگا ف اہل حدیث
کہتے ہین کہ جنت کسی ایک کے لئے بہی واجب نہین ہے گو اوسکے عمل کیسے ہی اچھے کیون نہون یا
اوسکا طریقہ پسندیدہ ہو مگر یہہ کہ اللہ تعالے اپنی مہربانی سے جنت کو اوسکے لئے واجب کردے
اسلئے کہ وہ نیک کام جو اس شخص سے ہوئے ہین وہ اللہ کے آسان کرنے سے ہوئے ہین اگر اللہ
اونکو آسان نکرتا تو کبہی وہ کام اس شخص سے نہ بنتا خدا کیطرف سے ہدایت نہوتی تو کبہی بہی راہ راست
پر نہ آتا ولولا فضل اللہ علیکم ورحمتہ ما زکی منکم من احد ابداً ولکن اللہ یزکی من
یشاء ف دین وسنت والے اسبات پر ایمان رکھتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
گناہگاران اہل توحید کی شفاعت کرینگے مرتکبین کبائر کو بخشوائین گے حدیث مین آیا ہے شفاعتی
لاھل الکبائر من امتی دوسرے الفاظ یون ہے لکنہا للمذنبین المتلوثین الخطائین تیسری روایت یہہ ہے
ان اسعد الناس بشفاعتی یوم القیامۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصاً من قبل نفسہ
رواہ الصابونی بسندہ معلوم ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کا اعتقاد
رکہنا داخل ایمان ہے گو بوجہ اطلاق لفظ حدیث بعینہ شفاعت کسی شخص کی معلوم نہین ہوسکتی ہے
نہ کوئی یہہ کہہ سکتا ہے کہ ہماری شفاعت ضرور ہوگی اسلئے کہ قرآن وحدیث سے ہونا شفاعت کا باذن
ثابت ہے جب شفاعت اذن پر ٹہری تو خدا جانے کسکے لئے اذن ہوتا ہے کسکے لئے نہین ہوتا ہے انکا
شفاعت مین انکار ہے آیت وحدیث کا شفاعت کے بہروسے پر گناہ کئے جانا دلیل ہے جہل وحمق کی
حدیث بخاری مین آیا ہے فیحد لی حداً یعنی شفاعت کی ایک حد مقرر کردیجاویگی کہ فلان فلان قسم

[illegible]

[illegible]

[illegible]

## السکاری نطوی ولا تروی ؎

| نتوان عربدہ با چشم تو کردن آرے | بتواضع گذرانند ز خودستان را |
| --- | --- |

ف ولایت کے لئے یہہ شرط نہین ہے کہ ولی معصوم بہی ہو نہ خطا کرے نہ اوس سے غلطی ہو بلکہ
مخفی رہنا بعض علوم شریعت کا ولی پر جائز ہے بعض امور دین ولی پر مشتبہ ہو جاتے ہین کبہی خوارق
عادات کو کرامات سمجہہ لیتا ہے شیطان کے دہوکے مین آجاتا ہے نہین جانتا کہ یہہ کام طرف سے
شیطان کے ہے گو اس امر سے خارج از ولایت نہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خطا ونسیان اس امت
کا معاف فرمایا ہے اسلیئے یہہ بات ٹہیر چکی ہے کہ ہر انسان پر ماننا ہر ولی کی بات کا کچہہ واجب نہین
ہے نہ اوسکے ہر واقعہ والہام وکشف پر اعتماد کرنا لازم ہے بلکہ قول وفعل ہر ولی کو کتاب وسنت
پر عرض کرے جو موافق نکلے اوسکو مانے جو مخالف ہو اوسکی پیروی مفت مین بہی مول نہ لے
ف الہام کشف منام کوئی حجت اسلام نہین ہے نہ کوئی حکم دین انسے ثابت ہو سکتا ہے ہان انکی
لیاقت اتنی ہی ہے کہ احکام ثابتہ کی گواہی دین تائید کرین قاضی ثناء اللہ نے کہا ہے کشف
والہام اگر خلاف آحاد احادیث وقیاس جامع شروط ہوگا تو ترجیح حدیث وقیاس ہی کو دیجاوے
گی کشف مین حکم خطا کا دینگے الہام ومنام کو غلط سمجہین گے یہہ مسئلہ سارے سلف وخلف کا مجمع
علیہ ہے کیونکہ قول رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حجت قطعی ہوتا ہے اوسکی روایت مین
احتمال کذب ونسیان کا ضعیف ہے اولیاء کے کشف مین کہ خطا بہت ہوتی ہے انتہے ف اشراط
ساعت علامات قیامت غربت اسلام قلت علم کثرت جہل وفور ہرج یعنی قتل ظہور مہدی نزول
عیسیٰ خروج دجال بر آمد دابۃ الارض خروج یاجوج ماجوج طلوع شمس از مغرب رفع قرآن وغیرہ یعنی
امارات وآیات فتن کبریٰ وصغریٰ کی آئی ہین جنکی خبر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی
ہے سب حق ہین کیونکہ یہہ سب امور ممکن ہین مخبر صادق نے انکی خبر دی ہے اسیطرح نفخ صور بعثت
بعد الموت نفخ احیاء انشقاق سموات وقوع نجوم طیران جبال خراب ارض خلق عالم بعد از عدم
خروج موتیٰ از قبور انواع عذاب نار جیسے سانپ بچہو زنجیر طوق آب گرم زقوم غسلین کا دوزخ

یا تیرا میرا ذکر کوئی بزرگ ہوا تو ہمکو کیا ملجاویگا کوئی مفضول ٹہرا تو ہم سے کیا چہین لیا جاویگا اکثر
خلق کی اوقات ایسے مباحث واشغال مین برباد جاتی ہے نہ کبہی خدا و رسول کی یاد ہوتی
ہے نہ عاقبت و آخرت یاد آتی ہے انا للہ ف رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا معراج کو
بیداری مین اسی جسم مبارک کے ساتہہ آسمان دنیا تک جانا پہر وہان سے جہان تک کہ خدا نے چاہا
تہا پہونچنا بخبر صحیح بطرق متعددہ بخوبی ثابت ہے جو کوئی اس خبر کا منکر ہے اس اثر پر ایمان نہین
لاتا ہے وہ بدعتی گمراہ ہے مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جانا تو بنص قطعی کتاب اللہ ثابت ہے
اسکا انکار کفر صریح ہے رہا زمین سے آسمان کے اوپر جانا سو یہ بات بخبر مشہور و مستفیض
ثابت ہے اسکا انکار کرنیوالا مبتدع ضال ہے آسمان سے جنت و عرش تک جانا اخبار آحاد
سے ثابت ہوا ہے انتہا معراج مین اختلاف ہے کہ جنت تک تہی یا عرش تک یا مافوق تک جسکو مقام
قاب قوسین کہتے ہین پہر وہان رؤیت ہوئی تہی یا نہین ایک جماعت محدثین نے مثل عائشہ کے انکار
رؤیت کا کیا ہے جبریل علیہ السلام کا دیکہنا بتایا ہے ایک جماعت نے کہا نہین بلکہ اللہ پاک کو وہان
دیکہا ابن عباس یہی کہتے ہین پہر کسی نے کہا آنکہہ سے دیکہا کسی نے کہا دل سے اشعریہ آنکہہ کے قائل
ہین تفتازانی طرف دل کے مائل ہین بعض نے توقف کیا یہی بات ٹہیک معلوم ہوتی ہے اسلئے کہ
تصریح رؤیت بصر یا رؤیت قلب کی اسطرح پر نہین آئی ہے کہ جس سے آنکہہ ٹہنڈی دل تسلی ہو جائے
ہمکو زیادہ خوض کرنے کی کیا حاجت ہے ف روح کا محدث ہونا یعنی قدیم نہونا دین اسلام سے
بضرورت شرعیہ معلوم ہو چکا ہے سارے صحابہ و تابعین اسی اعتقاد پر گزرے ہین پہر پیچہے سے ایک
ایسا فرقہ قاصر الفہم نکلا جسنے کہا کہ روح قدیم ہے اہل سنت متفق ہین اسبات پر کہ روح مخلوق
ہے اسپر بعض محدثین نے اجماع نقل کیا ہے کسی نے کہا روح مرجاتی ہے کسی نے کہا کہ نہین مرتی ہے
نہ مرنا روح کا ٹہیک ہے احادیث سے یہی معلوم ہوتا ہے اگر مرجاتی تو بعد مفارقت بدن کے کاہکو
منعم و معذب کیون ہوتی روح کا حال سوا خدا کے کسیکو معلوم نہین ہے قل الروح من امر ربی
وما اوتیتم من العلم الا قلیلا شاہ ولی اللہ محدث کا یہہ تجویز کرنا کہ اس آیت سے انکار علم

مین ہونا و حور قصور اکل و شرب و جماع و لباس و دیگر لذات کا جنت مین ہونا یہہ سب حق ہے
سیوطی نے ایک کتاب حال برزخ مین لکھی ہے یعنے جنت و نار کا رسالہ لکھا ہے قبر کے حالات مین
علحدہ ثمار التنکیت تالیف کی ہے صاحب اشاعہ و اقتراب الساعہ نے علامات قیامت کو یکجا جمع
کیا ہے جو کچھہ ان کتب و رسائل مین آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ سے ثابت کیا گیا ہے اوسپر
ایمان لانا فرض ہے انکار اوسکا کفر و الحاد و ارتداد و زندقت ہے جتنے مخالفین اسلام ہین
بڑا کفر اونکا یہی انکار معاد و احوال قبر و حشر و نشر و جنت و نار کا ہے حالانکہ وجود معاد جسمانی
کا دخول جنت و نار کا توریت و انجیل سے بھی ثابت ہے دہریہ و نیچریہ انکار معاد کا کرتے ہین یا
معاد روحانی سمجھتے ہین ابھی تو نہین مرنے کے بعد انکو خود معلوم ہو جاتا ہے کہ سچا کون تھا جھوٹا
کون ہے ف رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہین ملائکہ کے رسول عامہ بشر سے افضل ہین باجماع
بلکہ بضرورت ہان عامہ بشر عامہ ملائکہ سے افضل ٹھیر چکے ہین گو معتزلہ و فلاسفہ و بعض اشاعرہ
اسبات کو نہین مانتے بلکہ ملائکہ کو بشر سے بہتر جانتے ہین لکن سچی بات یہہ ہے کہ یہہ مسئلہ اوس
جنس کا ہے کہ کتاب و سنت ساتھہ اوسکے گویا نہین ہوئی ہے نہ کوئی حدیث اس باب مین مستفیض
ہوئی نہ صحابہ نے اوسمین کبھی کچھہ کلام کیا بلکہ اسکو اہل کلام نے دلائل عقلیہ سے استنباط کیا ہے
اسلیے سلف کی راہ پر چلنا نجات کا رستہ اختیار کرنا ہے کوئی کیون نہ افضل ہو ہمارا نہ کچھہ نقصان
ہے نہ کچھہ فائدہ بعض لوگ باوجودیکہ عالم فاضل کہلاتے ہین آپکو دیندار سمجھتے ہین لکن ایسے مسائل
مین خوض کیا کرتے ہین حالانکہ اس خوض و غور مین کچھہ حاصل نہین ہے ہان اوقات عزیز ضرور
ضائع ہو جاتی ہے اوتنی مدت ذکر خدا درس علم حدیث وظیفہ درود سے محروم رہتے ہین یا حقوق
اہل و عیال و نفس کے ادا کرنے مین قاصر پڑتے ہین اسیطرح کا یہہ مسئلہ ہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ
پھر موضع قبر شریف افضل ہے یا عرش مجید شیخ عبد القادر جیلانی بہتر ہین یا امام اعظم کوئی یہہ وہی
مثل ہے کہ شیر شاہ کی ڈاڑھی بڑی تھی یا سلیم شاہ کی اچھی بھائی کسی کی ڈاڑھی بڑی ہو ہمین
کیا ہم سے تو ہمارے اعمال کا سوال ہمارے افعال کا حساب کتاب ہوگا ہم اپنی فکر کرین یہہ بہتر ہے

روح کا منصوص نہین ہے اگرچہ ظاہر مین پر رونق بات معلوم ہوتی مگر در حقیقت کچہہ چوکس بات
نہین ہے ہمکو ایسے امر مین سر سے غوص کرنیکا حکم ہی نہین ہے تا کہ کسیطرح پر کچہہ معرفت حاصل
بہی ہو جاوے تو پہر اوسپر یقین کامل کسطرح ہو سکتا ہے اوسکی تصدیق کتاب وسنت سے کیونکر
ہو سکے گی عقل کوئی آلہ معرفت کا نہین ہے گو امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایمان براہ
عقل کے واجب ہوتا ہے کیونکہ خدانے فرمایا ہے وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا یہی مذہب
اشاعرہ و غزالی کا ہے معتزلہ موافق امام اعظم کے ہین انکی یہہ دلیل کہ افی اللہ شک فاطر
السموات والارض و کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام ناتمام ہے اسلئے کہ آیت مذکور
دلیل سمعی ہے نہ حجت عقلی حدیث مسطور حق مین مولود غیر مکلف عاقل کے ہے نہ حق مین مکلف بالغ کے
ف حنفیہ و معتزلہ کے نزدیک تکلیف مالا یطاق جائز نہین ہے آندہے سے یہہ کہنا نہین
پہونچتا کہ تو دیکہہ جسکے پاوں نہین ہین اوسکو یہہ نہین کہہ سکتے کہ تو چل شافعیہ و اشاعرہ کہتے
ہین یہہ تکلیف جائز ہے اگر جائز نہوتی تو یہہ سوال کیون ہوتا کہ ربنا ولا تحملنا ما لا طاقۃ
لنا بہ مگر ٹہیک بات یہہ ہے کہ جائز نہین ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا آیت اول
استعاذہ آفات کا مراد ہے نہ تکلیف مالا یطاق پہر خواہ وہ تکلیف اپنی ذات مین ممتنع محال ہو جیسے
جمع ضدین یا ممکن ہو جیسے خلق جسم رہی وہ تکلیف جو ممتنع بالغیر ہے جیسے ایمان لانا اوس شخص کا
جسکو خدانے جان لیا ہے کہ وہ ایمان نہ لاویگا مثل فرعون وغیرہ کے سو یہہ سبکے نزدیک شرعاً
جائز و واقع ہے آخر یہہ بات خدا کو معلوم تہی کہ ابو جہل کبہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو سچا نہ سمجہیگا مگر اوسکو تکلیف تصدیق کی دیگئی تہی دعا مانگنا کچہہ منافی عدم تکلیف کی نہین ہے
یہہ ویسی بات ہے کہ حدیث مین بہت چیزون سے پناہ مانگی ہے حالانکہ اونہین ایسی چیزین بہی
ہین جنپر صبر کرنے سے وعدہ جنت کا آیا ہے ف سنت حقیقت مین کسی مذہب خاص کا نام
نہین ہے اتنی بات ہے کہ جن مسائل مین اہل قبلہ مختلف ہو کر کئی فرقے بنگئے ہین بعد اسکے کہ
وہ ضروریات دین کو مانتے تہے سو وہ مسائل مختلف فیہا دو قسم پر ہین ایکقسم مسائل مذکور کی

وغضب وبطش آمدآ دین مین ایسے کامل تھے کہ کسیکا مقدور نہ تہا کہ طلعت مبارک پر نظر کرسکے
عیسیٰ علیہ السلام مظہر لطف وجمال تھے نہایت درجہ ملائم ورفیق وشفیق تھے انکی شریعت سراپا فضل
واحسان تہے جسمین وبال وقتال کا نام بہی نتہا بلکہ مقاتلہ کرنا نپر حرام تہا انجیل مقدس سے منقول ہے
کہ اگر کوئی تیرے ایک رخسار پر طمانچہ مارے تو تو مونہہ پہیر دے کہ وہ تیرے دوسرے رخسار پر بہی طمانچہ
مارلے جو کوئی تیرا دامن پکڑے تو اوسکو اپنی چادر دیدے جو تجھکو ایک میل تک بیگار مین لیجاوے
تو اوسکے ہمراہ دو میل تک جا رب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو جامع تھے درمیان صفت
جمال وجلال ولطف وقہر کے تو موسیٰ علیہ السلام کیسی صلابت وشدت وعدالت بہی رکہتے تھے عیسیٰ علیہ السلام
کا سا لطف وفضل ولین ورافت بہی طیبات کو حلال کیا خبائث کو حرام کیا اس شریعت اسلامیہ کا
عدل وتوسط وخیر وکمال تتبع سیر وشمائل ومعرفت خصائل نبوی ووضع شرائع واحکام سے بخوبی ظاہر
ہوسکتا ہے **ف** اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیار امت ابرار ملت تھے انکے فضائل و
مناقب مین بہت آیتین حدیثین آئی ہین یہہ اجر وثواب مین ساری امت سے افضل ہین کوئی پہار برابر
سونا راہ خدا مین دے تو بہی وہ انکے آدہ سیر جو کو نہین پہونچتا ہے حدیث خیر القرون قرنی
ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم سے انکی فضیلت تابعین پر تابعین کی فضیلت تبع تابعین
پر ثابت ہوتی ہے انہون نے قرآن وسنت کو زبان نبوی سے بلا واسطہ سنا ہے حاضر شاہد وغز وات
رہے ہین جان مال اولاد احفاد کو راہ خدا مین بیدریغ فدا کردیا ہے پہر بہلا کون شخص انکی برابری کرسکتا
ہے انکا دشمن شیعی رافضی ہے یا خارجی ناصبی اگرچہ بعض اہل علم نے یہہ بہی کہا ہے کہ یہہ فضیلت انکی سائر
امت پر من حیث المجموع ہے نہ من حیث الافراد بدلیل حدیث مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ
خیر ام آخرہ رواہ الترمذی مگر اس آخر امت سے اگر وہ لوگ مراد لئے جاوین جو زمانہ ظہور
مہدی نزول عیسیٰ علیہما السلام مین ہونگے تو کچہ دور نہین ہے اسلئے کہ تیرہ سو برس ہجرت کو گزر گئے
اب چودہوین صدی کا دوسرا سال ہے اسوقت مین اسلام سے زیادہ کوئی دین غریب وضعیف نہین
ہے نام کی مسلمانی باقی رہگئی ہے ہر طرف کفر وفسق کا زور ہے دنیا طلبی دین فروشی کا شور ہے

ہوتے ہین براہمہ کا یہہ قول کہ انکے بہیجنے کی کیا حاجت ہے عقل کفایت کرتی ہے خلاف عقل ونقل ہے
انکا کام یہہ ہے کہ یہہ لوگونکو اندہیرے سے نکالکر روشنی مین لاتے ہین سب لوگون سے کئی باتون
مین ممتاز ہوتے ہین یہہ باتین یکجا نہین مین پائی جاتی ہین انکے نبی ہونے پر دلالت کرتی ہین ایک
بات خرق عادت ہے یعنی وہ معجزات جو عادات کو شکست کردین دوسری بات سلامت فطرت کمال اخلاق
ہے انسے نہ کبہی کفر ہوتا ہے نہ کفر پر اصرار اللہ انکو تین طرح پر ہر گناہ سے بچاتا ہے ایک یہہ کہ انکی خلقت
کمال اعتدال اخلاق وسلامت فطرت پر ہوتی ہے اسلئے کسیطرح انکا جی گناہ مین رغبت نہین کرتا ہے
بلکہ معاصی سے سخت متنفر رہتے ہین دوسرے یہہ کہ انکو یہہ وحی آتی ہے کہ معاصی پر عقاب ہوگا طاعت
پر ثواب ملیگا یہہ وحی انکو فعل معاصی سے روکتی ہے تیسرے یہہ کہ اللہ انکے اور معاصی کے بیچ مین
حائل ہوجاتا ہے کوئی لطیفہ غیبیہ پیدا کردیتا ہے جسطرح کہ یوسف علیہ السلام نے برہان خدا کو دیکہا
گناہ کرنے سے باز رہگئے محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہین انکے بعد کوئی نبی نہ آویگا جس کسی نے انکے عہد مین
یا بعد انکے آجتک ساری دنیا مین کسی جگہہ دعوی نبوت کا کیا تہا وہ جہوٹا نکلا خراب وبرباد گیا یہہ
اللہ کے بندے خاص خالص مخلص تہے نہ کبہی کسی بت کو پوجا نہ کبہی کسیطرح کا شرک کیا نہ نبوت سے
پہلے نہ نبوت کے بعد انسے نہ کبہی کوئی کبیرہ ہوا نہ صغیرہ ترک اولی اور بات ہے انکی دعوت شامل جملہ
جن وانس ہے ہمارا اس خاصہ ودیگر خواص مین سب انبیا سے افضل ہین حدیث ابی ہریرہ مین مرفوع
آیا ہے فضلت علی الانبیاء بست رواہ الترمذی بعض انبیا کی فضیلت بعض انبیا پر
بحکم اجمالی قرآن پاک سے قطعاً ثابت ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض ولقد فضلنا
بعض النبیین علی بعض رہا حکم تفصیلی سو یہہ ایک امر ظنی ہے معتقد منتقد اسیقدر ہے کہ ہمارے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل خلق ہین بعض نے اسپر دعوی اجماع کا بہی کیا ہے ف اصحاب حدیث
اس بات کی گواہی دیتے ہین کہ عشرۂ مبشرہ قطعی جنتی ہین اسیطرح فاطمہ خدیجہ عائشہ حسن حسین صحابہ
وعترت کا موقر رکہنا اونکی محبت کا دلمین لانا اونکے عظم مرتبہ کا اسلام مین اقرار کرنا اہل بدر واہل
بیعت الرضوان کو جنتی جاننا حق ہے حدیث سے ثابت ہے اہل بدر کچہہ اوپر تین سو شخص تہے سابقین

و آلہ وسلم کو ارشاد فرمایا ہے قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب پھر جب
زندہ پیر کو غیب کی بات معلوم نہین ہے تو پیر مردہ کو اندر گور کے کیا اوسکی خبر ہوگی یارون کو
عقل کا ہیضہ ہو گیا ہے کہ اپنے ایمان کو ہر قبر پر برہمن کے ہاتھہ مفت مین بیچتے پھرتے ہین انا للہ
کوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتا ہے یہ عقیدہ روافض کا ہے
کہ اونکے نزدیک ائمۂ اہلبیت علم ماکان ومایکون رکھتے تھے اہلسنت علم غیب کو مخصوص بخدا اعتقاد
کرتے ہین کیا ایک اکیلا اللہ انکو کفایت نہین کرتا ہے جو یہ دربدر خاک بسر پڑے پھرتے ہین کہو
تمکو کیا ملا ہے جو اللہ پر توکل کرنے والون کو نہین ملا ہے ہان یہ ملا ہے کہ تم بے ایمان ہوگئے وہ
اپنا ایمان اپنے ساتھہ لیگئے تم قبر مین اندر ایک گڑہے دوزخ کے رہوگے وہ گور مین اندر ایک چمن
کے بہشت کے چمنون مین سے عروس کیطرح خواب راحت مین سووینگے ۵

| مردا ہے پر تو لطف نبوی کو لی عمل | شمع تنہائی ظلمت کدہ گور نہین |
|---|---|

## باب چھٹا بیان مین عقائد متفرقہ کے

ف نسفی نے کہا ہے کہ بدمست جسکی عقل جاتی رہی ہے یعنی اختیار کی باگ اوسکے ہاتھہ مین باقی
نہین ہے ہذیان بکتا ہے اگر کوئی کلمہ کفر اوسکی زبان سے نکل جاوے تو اوسپر حکم کفر کا نہین لگایا جاویگا
گا اگرچہ باقی تصرفات مست مین جیسے طلاق عتاق بیع شراء ہے اختلاف ہے اسلام مست کا حالت
مستی مین اسلیئے جائز ہے کہ کفر و ردت ایک مذموم چیز ہے زوال عقل کا اوسکے لئے عذر
ہو سکتا ہے بخلاف اسلام کے کہ اسلام مطلوب و مرغوب شرع ہے ہر طرح اوسکا ثابت کرنا واجب ہوتا ہے
مگر ایک روایت مین نزدیک امام ابو حنیفہؒ کے کفر مست کا بھی کفر ہوتا ہے لیکن حدیث مین تین
آدمیونکو مستثنیٰ فرمایا ہے ایک طفل جب تک کہ بالغ ہو دوسرے دیوانہ جب تک کہ ہوش مین آوے
تیسرے نائم جب تک کہ جاگے سو مست مثل دیوانہ کے زائل العقل ہوجاتا ہے قیاس مست کا دیوانہ
پر قیاس جلی ہے ف۱ معدوم کوئی چیز نہین ہے ہان معتزلہ کہتے ہین کہ معدوم ممکن خارج مین

یہہ کچھہ نری خطاہی نہین ہے بلکہ جمہور امت مرحومہ پر جنایت ہے ایسی چیز کی تکلیف دی ہے جو طاقت
سے باہر ہے صحابہ مین جو لوگ درجۂ اجتہاد کو نہین پہونچے تہے نہ قریب باجتہاد تہے اونکو تو ایمان
اجمالی کفایت کر گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم درمیان اونکے موجود تہے مگر کبہی اونکو یہہ
تکلیف نہ دی کہ تم ایمان تفصیلی استدلالی حاصل کرو نہ اونکو بسبب اونکی تقصیر کے مبلغ علم سے
یہہ کہا کہ تم مومن نہین ہو بلکہ سارے اصحاب سابقین ولاحقین نے اسی ایمان اجمالی پر اکتفا
کیا تہا اسی ایمان پر خیر قرون گزر گئے ہین بلکہ اکثر نے نظر کرنیکو حرام کہا ہے جہل وضلال ٹہیرایا
ہے کیا عجب ہے کہ کہنا جوینی و قشیری ہی کا صحیح ہے کہ یہہ قول ابو الحسن اشعری کا نہین ہے
یہہ روایت صحیح طور پر اوس سے ثابت نہین ہوئی ہے ابن سمعانی کہتے ہین واجب کہنا معرفت اصول
کا مطابق قول متکلمین کے صواب سے نہایت درجہ بعید ہے انتہٰی **ف** اجماع کی یہہ حقیقت ہے کہ ایک
قوم حاملان ملت اسلام سے جنکے حق مین اعتقاد اصابت کا عامۂ خلق کو غالباً ہوتا ہے یا داناؤ وہ
کسی ایک بات پر متفق ہو جاوین اس اتفاق کی نسبت یہہ گمان کیا جاتا ہے کہ وہ دلیل قطعی ہے
ثبوت حکم پر یہہ اجماع اوس چیز پر ہوتا ہے جسکی اصل کتاب و سنت سے معلوم نہین ہوئی
ہے وہ اجماع اور ہے جسپر ساری امت نے اجتماع کیا ہے کیونکہ جس چیز کی سند کتاب و سنت
یا استنباط قرآنی یا سنی سے ثابت ہے اوسکے قائل ہونے پر سبکا اتفاق ہے جسطرح کہ قائل ہونا
اوس اجماع کا جسکا مستند احد ہا نہین ہے جائز نہین ہے قال تعالے واذا قیل لھم اٰمنوا
بما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما الفینا علیہ اٰباءنا **ف** فرقۂ ناجیہ مین اختلاف ہے کہ کس فرقہ
کا یہہ حال و قال ہے ہر طائفہ نے گمان کیا ہے کہ ناجی وہی ہے نہ غیر اوسکا یہانتک کہ حنفیہ اپکو
صواب پر غیر کو خطا پر جانتے ہین لکن سب سے بہتر تفسیر فرقۂ ناجیہ کی وہ ہے جو خود جناب رسالت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمائی ہے آفتاب عالمتاب کے روبرو چراغ کی کیا حاجت مشعل کی کیا فرورت
ہے معلم شرائع علیہ السلام نے کہو لکر کہدیا ہے کہ فرقۂ ناجیہ وہ گروہ ہے جو میرے طریقہ پر میرے اصحاب
کی چال پر ہے پس جس شخص کو ادنیٰ ہمت دین مین ہوگی وہ معلوم کر سکتا ہے کہ رسول خدا و صحابہ

[illegible]

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچتا ہے تیہ بات نہین ہے کہ مثل مسائل واحکام
کتب راے وقیاس وفتاوا اجتہاد کے کسی مسئلہ وحکم کی سند متصل تا امام متبوع مجتہد نہین پہنچ سکتی
یہہ لوگ درحقیقت حکم صحابۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رکہتے ہین کہ ہرچند ظاہر مین صحبت نفس
مبارک نبوی انہون نے نہین پائی ہے مگر صاحب انفاس مصطفوی تو ضرور ہی ہین اس خاصۂ شریفہ
مبارکہ مین کوئی عالم بہی کسی علم کا شریک انکے حال کا نہین ہے عوام مسلمین کا تو کیا ذکر ہے فعلیک
باتباعہم اللہم ارزقنا ٥

فریب راے عزیزان کجا خورم کہ مرا
حدیث سید کونین برزبان باقیست

ف دنیا مین کافر پر اللہ انعام کرتا ہے بدلیل اس حدیث کے کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ
الکافر اگرچہ یہہ نعمت ظاہری درحقیقت اوسکے حق مین ایک نقمت معنوی ہے اسلئے کہ وہ اللہ
تعالے کی رحمت اخروی سے محجوب ہے قال تعالے ایحسبون انما نمدہم بہ من مال و
بنین نسارع لہم فی الخیرات بل لا یشعرون معلوم ہوا کہ یہہ نعمت انکی ہین دنیا تک
ہے آخرت مین انکا کچہہ بہی حصہ نہوگا ولا یغرنک تقلبہم فی البلاد متاع قلیل ثم ماواہم جہنم
وبئس المہاد ان آیتون مین اہل ایمان اگر غور کرین تو ساری مصیبتین دنیا کی انکی نظر مین حقیر
ہو سکتی ہین مگر یہہ اپنی بے وقوفی سے امرا روسا کو خوش نصیب سمجہتے ہین فقرا غربا کو
حقیر جانتے ہین مانا کہ حالت ظاہری فریقین اسیطرح پر نظر آتی ہے مگر یہہ تو سمجہو کہ انکی نعمت
دولت سلطنت حکومت ریاست امارت کہ دنکی ہے ذرا آنکہہ بند ہوئی کہ ساری نعمت جاتی رہی
بلکہ اکثر زندگی ہی مین چہن جاتی ہے اہل ایمان مرتے ہی روضۂ جنان مین پہونچ جاتے ہین القبر
روضۃ من ریاض الجنۃ او حفرۃ من حفر النیران پہلے جملے مین انجام صلحا ر
کا ذکر ہے دوسرے جملے مین انجام کفار وعصاۃ کا مذکور ہے اللہم اجعلنا من اصحاب
الریاض دون اصحاب الحفر آمین ثم آمین ف جادو کا کرنا نظر کا لگنا حق ہے حدیث
شیخین وغیرہ مین آیا ہے العین حق وما انزل علی الملکین ببابل ہاروت وماروت

اس میزان مین طاعت ومعصیت دونون کا وزن ہوگا کہ کون بہاری ہے اور کون سبک یہہ ثقل
وخفت بحسب ارادہ ومشیت الٰہی ظاہر ہوگا کیفیت اوسکی ہمکو معلوم نہین ہے خواہ صحائف اعمال
وزن کئے جاوین خواہ اعمال کو مجسم کر دیا جاوے حدیث بطاقہ ابن عمرو سے نزدیک ترمذی کے
آئی ہے اوسکا لفظ اخیر مرفوعًا یہہ ہے کہ لا یثقل مع اسم اللہ شیئ اس لفظ مین موحدین مخلصین
متبعین سنت کے لئے بڑی بشارت ہے ف حساب کا ہونا حق ہے یہہ حساب مجازات کے لیے ہوگا
کتاب وسنت وقوع اس حساب پر ناطق ہین لوگ اس محاسبہ مین متفاوت الحال ہونگے کسی سے
مناقشہ ہوگا کسی کے ساتہہ مسامحت ہوگی ایک پر اگر جہڑکی ہے تو دوسرے سے درگزر ہے جس سے
جہگڑا ہوا وہ غارت گیا جسکو فقط اوسکا حساب سنا دیا وہ اچہا رہا ایسے ہی لوگ ہونگے جو بے حساب
جنت مین چلے جاوینگے یہہ لوگ مقربین ہین انبیاء سے سوال تبلیغ کا ہوگا کفار سے سوال تکذیب
انبیاء کا اہل بدعت سے سوال ترک عمل بسنت کا عامہ مسلمین سے سوال اعمال کا ف صراط ایک
پل ہے جو پشت جہنم پر رکہا جاویگا بال سے زیادہ باریک تلوار کی دہار سے زیادہ تیز رواہ
مسلم کافرون کے پاؤن اس پل پر لڑکہڑائینگے یہہ جہنم مین گر جائینگے اہل ایمان بفضل رحمن ثابت
قدم رہینگے پل سے پار ہوکر جنت مین جا پہونچین گے دلیل اس پل کی یہہ ہے وان منکم الا
واردہا کان علی ربک حتما مقضیا نووی نے کہا مراد اس آیت سے مرور صراط ہے یہی قول
جمہور مفسرین کا ہے وقال تعالیٰ فاہدوہم الی صراط الجحیم وقفوہم انہم
مسؤلون یہہ امور کچہہ ناممکن نہین ہین گو عقول معتزلہ مین نہ آوین اسلئے کہ جسنے پرندہ کو
ہوا پر قدرت پرواز دی ہے کیا وہ آدمی کو صراط پر سے گزر نہین کرا سکتا ہے معتزلہ کا انکار بابت
عدم امکان اس عبور کے مردود ہے بحدیث یضرب الصراط بین ظہری جہنم فرمایا ہے
کہ کوئی بجلی کیطرح کوئی پرندہ کی طرح گزر کریگا غرضکہ مراتب گزرنے کے متفاوت ہونگے جیسے عمل
ویسا گزر دونون طرف صراط کے آنکڑے لگے ہونگے وہ کفار وعصاۃ کو اوچہا کر نار مین ڈالدینگے
یہی عقیدہ سارے اہل حدیث کا ہے ف حوض رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حق ہے یہہ

[illegible]

وآله وسلم اغفر لنا وارزقنا شفاعته غرضکه مقام مقام محمود ست وسخن سخن احمد مسعود
مہمان اوست ودیگران طفیلی اویند ولسوف یعطیك ربك فترضى ہمارے ساتھ انشاء اللہ
معاملہ فضل کا ہوگا دوسرونکے ساتھ بزنا وعدل کا امة مذنبة ورب غفور جبکہ کوئی
مہمان عزیز ہوتا ہے تو اوسکے طفیلی بھی عزیز ٹھیر جاتے ہین ٥

| تدعى الى محفل الرب الكريم غداً | | والحق ان يدخل المولى مع الخدم |
|---|---|---|

بغیة الرائد کی یہ عبارت عجب مستانہ واقع ہوئی ہے کہ بالجملہ تو امت او باش وازان او شوخ
خودرا بوے بسیار وجادۂ اتباع سنت او بسیر ہمہ آسان ست مشکل تا اینجاست که این سنت
واین اتباع درست نه شده ست عملاً واعتقاداً بعدازان اگر خدا خواهد هیچ مشکلے نیست که آسان
نشود وصد ہزار گناه در جنب ایمان بمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتباع سنن وے ظاہراً وباطناً
بہ پر کاہے نیرزد غم عدم صحت ایمان وترک عمل بسنت باید خورد ٥

| این ست که شمشیر ستم آخته این ست | | این ست که کار ہمہ را ساخته این ست |
|---|---|---|

دیگر ہیچ غم والم نیست ف گور مین عذاب وراحت کا ہونا حق ہے عذاب کافر فاسق کو ہوگا راحت
مومن کو ہوگی اللہ تعالیٰ میت مین ایک طرح کی روح پیدا کرتا ہے جس سے وہ عذاب وتنعیم کو
معلوم کرلیتا ہے الم ولذت پاتا ہے لیکن یہ عذاب شب جمعہ روز جمعہ کو منقطع ہوجاتا ہے پھر
جو کوئی دن جمعہ کے مرا ہے اوسکو بالکل نہین ہوتا ہے گر ادلہ اس دعوی کے ظنی ہین قطعی نہین
ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے سلف صالحین کا استعاذہ کرنا عذاب قبر
سے ثابت ہوچکا ہے اسلئے تصدیق اوسکی واجب ہے ف ضغطۂ قبر حق ہے مومن کامل بھی اس
ضغطہ سے نہین بچتا ہے گو آسانی ہی سے اوسپر کیون نہ گزر جاوے فاسق فاجر کی تو کیا
اصل وحقیقت ہے حدیث مین آیا ہے کہ اگر کوئی اس ضغطہ سے بچتا تو سعد بن معاذ بچتے جنکے
لئے عرش ہلگیا ضغطہ کے یہ معنی ہین کہ زمین قبر کی مردے کو دبوچتی ہے میت پر تنگ ہوجاتی ہے
پھر اللہ اوس جگہ کو مردے پر کشادہ ووسیع فرما دیتا ہے یہانتک کہ مردے کی نظر جاتی ہے

بجلانے مین پیسے ہون اور سمجھے کہ اس کام کو چھوڑ کر وہ طاعت شرع اختیار کرینگے تو تو اونپر انکار
کرے دا الّا اونکو اوسی اونکے حال پر چھوڑ دے اسیطرح اگر ایک آدمی قصے کہانی کی کتاب دیکھتا
سنتا ہے اوسکو منع کرنے سے یہہ ہوگا کہ وہ کتب اہل بدعت وضلال دیکھنے لگیگا تو اوسپر انکار
کرنا کچھ ضرور نہین ہے ہان اگر شغل کتب توحید وسنت اختیار کرلے تو کچھ مضائقہ نہین ہے **تنبیہ**
شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے کہا ایکبار مین ہمراہ اپنے یارون کے زمانۂ تتار مین ایک جماعت پر گزرا
دیکہا کہ وہ لوگ شراب پی رہے ہین یارون نے اونپر انکار کیا مینے کہا تم یہہ کیا کرتے ہو شراب اسلیے
حرام ہوئی ہے کہ نماز و ذکر خدا سے روکتی ہے سوان لوگون کو یہہ شراب قتل نفوس سے مانع ہے
ذریت کے قید کرنے سے روکتی ہے مال لوٹنے سے بچاتی ہے انسے کچھ نہ کہو یہہ اگر شراب سے اسوقت
باز رہین گے تو افعال مذکورہ مین مبتلا ہونگے غرضکہ یہہ بات بہت وسیع ہے عالم ہوشمند مومن
عقلمند بمقتضاے وقت وفحواے حال نکے حسن تدبیر سے کارروائی اس واجب کی مناسب طور پر کرسکتا
ہے ورنہ بمجبوری خاموشی تو نقد وقت ہے **ف ۱** اصحاب حدیث کا یہہ اعتقاد ہے کہ ہر نشے والی
چیز حرام ہے خواہ انگور سے بنا وین یا کہجور سے یا شہد سے یا کسی اور چیز سے تہوڑی ہو یا بہت سکر پیدا کرے
واجب جانتے ہین **۲** اداکرنا صلوٰۃ کا قائم رکہنا نماز کا اول اوقات مین تاخیر سے افضل جانتے ہین
**۳** فاتحہ کا پیچھے امام کے پڑہنا واجب سمجھتے ہین ہم حکم کرتے ہین اتمام رکوع وسجود کا اس اتمام
کو واجب کہتے ہین تمام کرنا رکوع وسجود کا یہہ ہے کہ اطمینان سے بجا لاوے اطمینان یہہ ہے
کہ رکوع سے اوٹھکر سیدہا کہڑا ہو سجدہ سے سر اوٹہا کر اچھی طرح بیٹھے سارے ارکان نماز کے عدال
وطمانینت کے ساتھ ادا کرے ؛

## باب آٹھوان بیان مین سیرت سلف کے

اصحاب حدیث ایک دوسرے کو اس بات کی وصیت کیا کرتے تھے کہ سورہنے کے بعد رات کو اوٹھکر
نماز تہجد کی پڑہین صلۂ ارحام کرین اسلام پہیلا وین اطعام طعام کرین نقرا و مساکین و ایتام

[illegible]

| [illegible] | [illegible] |
| --- | --- |
| [illegible] | [illegible] |

[illegible]

| [illegible] | [illegible] |
| --- | --- |
| [illegible] | [illegible] |

[illegible]

کی نصرت کرتے تھے حدیث کی طرف بلاتے تھے حدیث کیطرف راہ دکہاتے تہو ان سبکا یہی عقیدہ تہا
جو اس جزو مین لکہا گیا ہے کسی نے انہین سے باہم خلاف نہین کیا سبکے سب انہین عقائد پر مجتمع
تہے سبکا اس بات پر اتفاق تہا کہ اہل بدع پر قہر کرنا چاہئے اونکو ذلیل و رسوا بنانا چاہئے اونکو
نکالدینا دور کر دینا چاہئے اونکی صحبت و معاشرت سے بچنا چاہئے اللہ کا قرب جب ہی حاصل
ہوتا ہے کہ آدمی انکو چھوڑ دے پہر صابونی نے یہہ لکہا ہے کہ وانا بفضل اللہ متبع لآثارہم
مستضیئ بانوارہم ناصح اخوانی واصحابی ان لا یزیغوا عن منارهم ولا یتبعوا
غیر اقوالهم واثارهم ولا یشتغلوا بهذه المحدثات من البدع التی اشتهرت
فیما بین المسلمین وظهرت وانتشرت ولو جرت واحدة منها علی لسان واحد
فی عصر اولئك الائمة لهجروه وبدعوه ولکذبوه واصابوه بکل سوء ومکروه
ولا یغرن حفظهم الله کثرة اهل البدع ووفور عددهم فان ذلك من
امارات اقتراب الساعة اذ الرسول المصطفی صلی الله علیه واله وسلم
قال ان من علامات الساعة واقترابها ان یقل العلم ویکثر الجهل والعلم هو السنة
والجهل هو البدعة ومن تمسك بسنة رسول الله صلی الله علیه واله وسلم
وعمل بها واستقام علیها ودعا الیها کان اجره اوفر واکثر من اجر من جری علی
هذه الجملة فی اوائل الاسلام والملة اذ الرسول المصطفی صلی الله علیه
واله وسلم قال له اجر خمسین فقیل خمسین منهم قال بل منکم وانما قال ذلك لمن
یعمل بسنته عند فساد امته انتهی حاصله اب ہماری دعا باریتعالے سے یہہ ہے کہ ہمکو
اون لوگون مین کرے جو لوگون کی بات سنکر اچہی بات کی پیروی کرتے ہین دنیا مین جب تک
زندہ ہین کتاب و سنت پر چلتے پہرتے ہین اہوا مضلہ آراء مضمحلہ اسوا و بدلہ سے بچتے ہین سنت
مطہرہ کے مقابلے مین کسی کے قول فعل اجتہاد رائے و قیاس کو سند نہین پکڑتے ہین ہر صلح کل کو
بدعت ضلالت جانتے ہین ایجاد و اختیار و اعتمال بدعات مین کوئی بدعت کیون نہو ایمان کی

صدق وصفا مہر سپہر مجد وعلا گردون قباب ہلال رکاب بدر کمال شتری خصال خورشید شمیم عطارد رقم بشر صورت ملک سیرت کان اقبال جان اجلال جناب مستطاب ہمایون خطاب نواب والاجاہ امیر الملک سید **محمد صدیق حسن خان** بہادر دام لہ المجد والتفاخر مطبع فیض منبع مرجع انام مفید عام آگرہ مین خان والاشان لیاقت نشان محمد احمد خان صاحب کی کے حسن اہتمام سے چھپکر مشہور خاص وعام و مطبوع طبائع حق پسندان انام ہوا حق تو یہہ ہے کہ اس صفت کی کتاب نہ دیدہ ہے نہ شنیدہ ہے اگر کہنے والے مبالغہ سے سحر حلال کہین تو کیا بعید ہے عبارت وہ دلچسپ ہے کہ دل ہی جانتا ہے مضامین ایسے نافع ہین کہ ہر ایک مانتا ہے خالص توحید واصل سنت کو اس کتاب سے ایسی مناسبت ہے جیسے بو کو گل سے کیف کو مل سے نیسان سے گوہر کو فلک سے اختر کو حرفو نکو کتابت سے پرتو کو آفتاب سے گل کو باغ سے نور کو چراغ سے طرفہ یہہ کہ ہر دعوی پر دلیل قطعی موجود ہر قول پر برہان قوی وارد یارون نے عقائد دینیہ مین فلسفہ وکلام ومعقول کو ایسی آمیزش دی تھی گویا شریعت شریعت ہی نرہی تھی قربان مؤلف رہنمای بلاگردان اوسکی سعی رسا کے کہ دودہ کا دودہ پانی کا پانی کر دکھایا کافۂ انام کو بدعقیدگیون سے بچایا جزاہ اللہ خیرا عنی وعن سائر المسلمین ⁜ **قطعہ تاریخ**

| | |
|---|---|
| امیر الملک تیری شان وشوکت نے کیا ظاہر | امارت اسکو کہتے ہین ریاست ایسی ہوتی ہے |
| طلب سے بڑہ کے دنیا اور اوسپر معذرت کرنا | کرم ایسا کہین ہوتا ہے ہمت ایسی ہوتی ہے |
| عدالت کو تری آکر اگر نوشیروان دیکھے | کہے انصاف تو یہہ ہے عدالت ایسی ہوتی ہے |
| لیا اجلال دین اقبال دنیا زور بازو سے | ملی کسکو یہہ طاقت کس مین قوت ایسی ہوتی ہے |
| ترے قلب صفا آئین سے آئینہ کو کیا نسبت | جلا اوسمین کہین حضرت سلامت ایسی ہوتی ہے |
| اگر دیکھین ہزارون مین نظر سب کی پڑے تجہپر | عدو کی خاک آنکھون مین وجاہت ایسی ہوتی ہے |
| ترے فیض ہدایت سے ہوا معلوم عالم کو | طریقت اسکو کہتے ہین شریعت ایسی ہوتی ہے |
| جو آتے ہین یہان جاہل وہ عالم بنکے جاتے ہین | اشاعت علم کی تیری بدولت ایسی ہوتی ہے |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳۳ | ۱۷ | انہون | اونہون | ۵۹ | ۱۲ | پہرسلیمان | پہرداؤدپہرسلیمان |
| ۳۴ | ۱۲ | ترقی | ترقیٰ | ۶۲ | ۵ | وذریتھم | ذریتھم |
| ۳۵ | ۹ | بسنے | جسنے | ۶۳ | ۹ | اوسکی پیروی | اوسکو پیہیرے |
| 〃 | ۱۰ | ضم | صنم | ۶۶ | ۶ | غرانی | غزالی |
| 〃 | ۱۶ | اَڈیان | اَڈیان | ۶۷ | ۱۱ | سان | بیان |
| 〃 | ۱۹ | رذال | زوال | ۶۹ | ۱۰ | متی | مٹی |
| ۳۶ | ۱۴ | حاجت | کچھ حاجت | ۷۲ | ۱۸ | یتبع | یتبغ |
| ۳۸ | ۹ | نام کا شخص | شخص کا نام | ۷۳ | ۱ | طلعت | اونکی |
| 〃 | ۱۲ | بینیناها | بنیناها | ۷۷ | ۴ | تفصیل | تفضیل |
| ۳۹ | ۱۷ | ی | ئ | ۷۹ | ۱ | سنان | سنان کے |
| ۴۰ | ۱۲ | العزیز | عزیر | 〃 | ۱۶ | خلط | غلط |
| 〃 | ۱۴ | سغیھہ | سفیہہ | ۸۰ | ۲۱ | بیٹہتے | بیٹھے |
| ۴۳ | ۱۳ | صبو | صبور | ۸۱ | ۱۰ | وہ | وہ سب |
| ۴۶ | ۲ | موجہ | مواجہ | ۸۲ | ۵ | اغتقاد | اعتقاد |
| 〃 | ۱۰ | عمل سے | عمل سے حاصل | ۸۴ | ۱ | الام | لاٰمّ |
| 〃 | ۱۶ | جہت | جہت | ۹۰ | ۱۷ | بہہ | یہہ |
| 〃 | 〃 | راے | رائی | ۹۱ | ۱۹ | لذت | تو لذت |
| ۵۳ | ۱۷ | اعلی | انی | ۹۳ | ۱ | داؤد | داؤ |
| ۵۵ | ۱۹ | جہود | جحود | 〃 | ۸ | بالغۃٌ | یالغۃٌ |
| ۵۷ | ۸ | فقیھہ | فقیہہ | 〃 | ۱۷ | کہ سکی | کہ اسکی |

# فہرست کتاب فتح الباب لعقائد اولی الالباب


| صفحہ | مضمون | صفحہ | مضمون |
|---|---|---|---|
| ۲ | حمد ونعت ـ | ۵۸ | باب پانچوان بیان مین عقیدہ نبوت وغیرہ کے |
| ″ | مقدمہ بیانمین تمہید عقائد حقہ کے ـ | ۸۲ | باب چھٹا بیان مین عقائد متفرقہ کے ـ |
| ۱۶ | باب اول بیانمین معرفت رب العالمین کے | ۹۸ | باب ساتوان بیان مین مسئلہ امامت وغیرہ کے |
| ۳۷ | باب دوسرا بیانمین اسمار وزت وخدا جل جلالہ کے | ۱۱۲ | باب آٹھوان بیان مین سیرت سلف کے ـ |
| ۴۷ | باب تیسرا بیانمین خلق افعال عباد وغیرہ کے | ۱۱۸ | خاتمۃ الرسالہ بیان مین تقویٰ کے ـ |
| ۵۲ | باب چوتھا بیان مین ایمان وغیرہ کے | ۱۲۰ | خاتمۃ الطبع وغیرہ ـ |

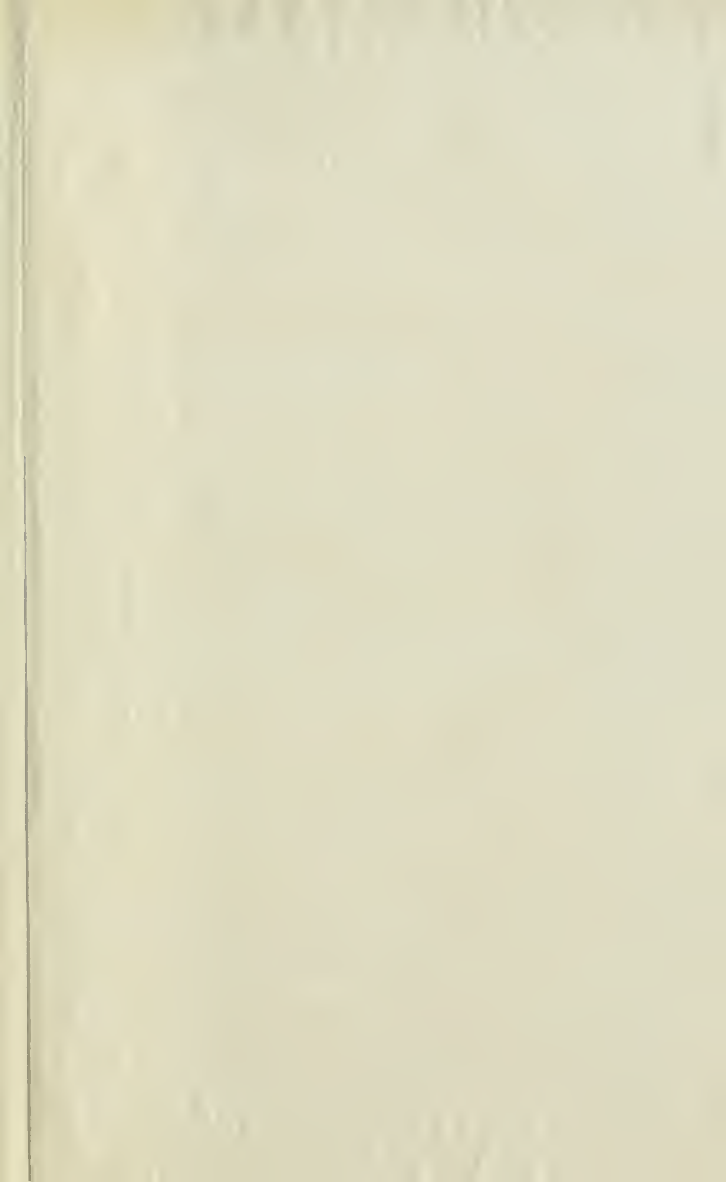

# صحت نامہ فتح الباب لعقائد اولی الالباب

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۳ | ۲۱ | ان | اون | ۲۱ | ۱۴ | سی | بہی |
| ۶ | ۲ | بعیہ | بغیہ | ″ | ۲۰ | النیون | النبیون |
| ۱۱ | ۱۸ | یدعی | ندعو | ۲۲ | ۳ | نہوا | وہ نہوا |
| ۱۶ | ۱۱ | گیاست | کیاست | ″ | ۲۱ | فیما | فیہما |
| ۱۷ | ۵ | جسطرح | جسطرح کہ | ۲۳ | ۶ | خلق | خَلق |
| ″ | ۷ | تشبیہ | تشبیہ | ۲۵ | ۴ | فوق | لفظ فوق |
| ″ | ۹ | انسان | انسانی | ″ | ۲۰ | جر | جَبر |
| ″ | ۲۱ | توہے | تو یہہ ہے | ۲۶ | ۳ | عنداللہ | عند ربنا |
| ۱۹ | ۴ | قدبم | قدیم | ۳۳ | ۱۶ | ظاہر | طاہر |

| صفحہ | سطر | خطا | صواب | صفحہ | سطر | خطا | صواب |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ۹۳ | ۲۱ | چیز | تین چیز | ۱۰۸ | ۱۰ | تکفر | نکفر |
| ۹۴ | ۵ | ستفیفد | ستفیضہ | ۱۱۰ | ۷ | اینجا | آنجا |
| ۹۵ | ۱۸ | تفاوت | تقاوت | " | " | سنت | نسبت |
| ۹۷ | ۱۴ | ارواہ | رواہ | ۱۱۲ | ۹ | بات | باب |
| ۱۰۰ | ۱ | بین | ہے | " | ۲۰ | اسلام | سلام |
| ۱۰۱ | ۸ | بیٹھتاہے | بیٹھاہے | ۱۱۴ | ۵ | الزناوقة | الزنادقة |
| ۱۰۲ | ۳ | فاضل | فاصل | " | ۱۸ | نابة | نائية |
| ۱۰۴ | ۲۰ | ورہ | ذرہ | " | ۱۹ | لقية | نقية |
| " | ۲۱ | لیکر | دیکر | ۱۱۵ | ۱ | اخبر | واخبر |
| ۱۰۵ | ۱۰ | نشانی | نشانی ہے | " | ۲ | ولا | والا |
| ۱۰۶ | ۴ | ماء | ما | ۱۱۶ | ۱۰ | عدوهم | عددهم |
| ۱۰۸ | ۲ | ورسالت | رسالت | " | ۱۹ | بذله | مذله |

## تتمّہ

# تمام شد




3 1761 07295814 3